

CHECKED



الحمد لله
والصلاة والسلام على سيدنا
محمد النبي البشير النذير
آمين رسله موسى به

تحفة الزائرین

تالیف جناب جامع معقول و منقول مولوی
قاضی غیبی دشت صاحب قبلہ مدظلہ العالی
برای نفع خاص و عام بہ اہتمام تمام
حسب خواہش ناصر الدین محمد در مطبع
محمدی مدرسہ اس دور ۱۳۰۶ھ

Checked
1987

میزین مطبوعہ اہل
جہان
محمدی مدرسہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على رسولنا
سيدنا ومولانا محمد وآل محمد وصحبه أجمعين

اما بعد بنده گنہگار عبد اللہ بن صبغۃ اللہ کان اللہ لہما ولا سلا فہما کہتہ ہے کہ عالم علامہ
سید یحییٰ بن سید میر حسین خطیب مجدد حرام نے ایک رسالہ مشکات مصباح الدلیل
فی عجایب مخلوقات الملک الجلیل کے زبان عربی میں تالیف فرمایا اوس میں کہ معظّمہ اور
مدینہ منورہ اور حجر اسود وغیرہ کے متعلق یہی کچھ احادیث بیان فرمایا سو عاصی نے حسب
خواہش مجہبی مؤتلفی معارف دستگاہ سید شاہ روشن علی صاحب قادیانی شطاری صغۃ الہی
وفقہ اللہ لما یحب یرضاه ان احادیث کو اردو زبان میں ترجمہ کیا اور کوئی موقع شیخ طلب
ہو تو دوسرے کتب معتبرہ سے اسکی تحقیق یہی کیا وباللہ التوفیق روایت کی ہے
طبرانی نے عیالہ رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ کہ ہوتا میں
حجر کو لینے حجر اسود کو نیکی میں کیونکہ وہ قیامت کے روز شفاعت کرنیوالا ہے مقبول الشفاعۃ
ہی اسکو زبان اور دو ہونٹ رہینگے گواہی دیگا اوس شخص کے لئے جس نے اسکو ستلام

کیا بندہ عاصی کہتا ہے استلام کا معنی اپنا ماتہ او سپر پیر کے ماتہ کو بوسہ دینا سناؤ
 کہ یہاں مراد اس سے حجر اسود کو لمس کرنا خواہ بوسے ہو یا ماتہ سے حاصل ہو کہ جو شخص
 حجر اسود کے نزدیک عمل صالح کیا یا اسکو استلام کیا تو وہ قیامت کے روز اسکی
 شفاعت کریگا اور او سپر گواہی دیگا واللہ اعلم روایت کے ہین طبرانی اور حاکم نے
 ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فایده حاصل کر لو اس
 بیت اللہ سے کیا واسطے وہ دوبار توٹ گیا ہے اور تیسرے بار اٹھایا جائیگا بستہ
 عاصی کہتا ہے میرے والد امام العلماء قاضی الملک بدرالدولہ نے قوت الارواح میں
 لکھا ہے فایده لینے سے یہاں مراد او بسکا طواف بہت کرنا اور حج کرنا اور عمرہ بجا لانا اور
 دامن نمازین پڑھنا اسکے پاس اعسکان بیٹھنا مسجد میں رہے تلک اس کے طرن دیکھتے
 رہنا بعضے شراح کہتے ہین دوبار توٹنے سے مراد وہ جو ایک بار نوح علیہ السلام کے
 طوفان میں توٹا بعد ازاں اسیم علیہ السلام بنا کے دوسرے بار جاہلیت میں توٹا سو ویش
 بنا کے تیسرے بار توٹ گیا سو حبشی خدایو یقین توڑیگا اٹھایا جانے سے اسکی نکت
 مرتفع ہونی مراد ہے لیکن اس قول پر ابن الزبیر کے ایام میں جو بنا ہوئی اسے شکال
 ہے اور احتمال ہے کہ توٹنے سے ایسا توٹنا کہ جسکا کچھ نام و نشان باقی رہے مراد ہو کہ وہ
 کعبے کو پہلے ملائکہ بنا کے تھے سو وہ توٹ گیا اس کے بعد آدم علیہ السلام بنا کے سو طوفان
 میں توٹا پھر قیامت جب قریب پہونچگی اور زمین کوئی اللہ بولنے والا نہ رہیگا اسوقت
 جو ذوالیوقتین ہے اسکو توڑیگا تو اسوقت کعبہ مرتفع ہو جائیگا یعنی اس کے قواعد جو زمین

پتال تلک بین مرتفع ہو جائینگے وہ علامت قرب قیامت کی ہے واللہ اعلم
 روایت کے ہیں ابو نعیم اور بیہقی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا مقرر اللہ تعالیٰ فخر کرتا ہے طواف کرنے والوں سے یعنی فرشتوں پر طواف
 کرنا ان کا فضل ظاہر کرتا ہے اور ان کو معلوم کراتا ہے کہ پے لوگ اپنے نزدیک تھے کہ بیٹھے
 ہیں روایت کے ہیں طبرانی اور حاکم کتاب لکنی میں اور ابن عساکر نے ابن عباس
 رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر دن اور رات میں
 اس مسجد کے یعنی مکہ کی مسجد کے نو گونہ ایک سو بیس رحمت نازل کرتا ہے سات طواف
 کرنا ان کے واسطے اور چالیس ناز پڑھنے والوں کے واسطے اور بیس دیکھنے والوں کی واسطے
 یعنی کعبہ طرف نظر کرنے والے کو روایت کے ہیں امام احمد اور ترمذی اور ابن جہان
 اور حاکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکن اور مقام
 دو یا قوت ہیں جنت کے یا قوت سے اللہ تعالیٰ ان دونوں کے نور کو نکال لیا اگر ان کے نور کو
 نہیں نکالتا تو باین مشرق اور مغرب کے روشن کر دیتے بندہ عاصی کہتا ہے رکن سے
 مراد حجر اسود اور مقام سے مراد مقام ابراہیم ہے معلوم کیجئے حجر اسود مشرق کی جانب
 میں کعبہ کے دروازہ سے متصل جو رکن ہے یعنی کونسا ہے اس میں لگا ہوا ہے اس رکن کو
 رکن الاسود کہتے ہیں حجر اسود سابق میں پھر کامل تھا پہر ابن الزبیر رضی اللہ عنہما سے جنگ
 کرنے شام سے فجر ۱۲ چوتھ میں آئی سودان منجیق نصب کئے منجیق کی آتش کیجئے
 کے پردہ کو تلک کے کعبہ کا سقف جلیا اس میں حجر الاسود ہی تین ٹکڑے ہو ابعد ابن الزبیر

اسکے نکلون کو روپے میں جڑ کے مضبوط کئے بعد اسکے پکڑ میں خلل آئے گیا تو دوسرے
 سلاطین بھی مضبوط کرتے آئے اور مقام ابراہیم نام ایک پتھر کا ہے جس پر ابراہیم علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کے قدموں کا نقش ہے کعبہ کو بنا کرتے وقت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اوپر کھڑے
 ہو کے دیوار ڈکھناتے تھے وہ پتھر ابراہیم علیہ السلام کو لیکے جس قدر دیوار بلند ہوتی تھی اوپر
 اٹھتا تھا یہاں تک دیوار کی بنیاد تمام ہوئی اور اللہ تعالیٰ پتھر کو اتنا نرم کر دیا کہ ابراہیم علیہ السلام
 کے قدم اوس میں دھسے سو یہاں اسکا اثر قیامت تک باقی ہے بعض کہتے ہیں آپ نے جب
 لوگوں کو حج کی واسطے ندا کئے اوپر کھڑا ہو کے ندا کئے سو آپ کے قدموں کے نشان اوپر اٹھ گئے
 واللہ اعلم روایت کئے ہیں طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرنے والے
 سوار کو ہر قدم میں حج کی اسکی علامت تھی تین کی بنیاد چلنے والی کو ہر قدم میں سات سو نیکی ہیں بتدہا ہی
 کہتا ہے اس سے بعض ائمہ دلیل لیتے ہیں کہ حج کی واسطے پیادہ پا جانا افضل ہے سوار ہو کے
 جانے سے امام نووی کہا صحیح مذہب پر حج کے واسطے پیادہ پا جانیسے سوار ہو کے جانا
 افضل ہے کیا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کے حج کئے او بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 کی متابعت کا ثواب بڑھ کے ہے ابن حجر کہا یہ اختلاف اس وقت میں ہے اس شخص کو
 خضوع و خشوع اور حضور وان پیادہ چلنے میں سوار ہو نہیں برابر رہے فتویٰ وغیرہ دینے
 کی واسطے اس شخص کا نود ہونا مطلوب ہے اگر یہ چیز میں مطلوب ہو تو سوار ہونا یقیناً افضل
 ہے حج کا جو حکم ہے عمرہ کا بھی وہی حکم ہے بلکہ جس عبادت میں سفر کی احتیاج ہے اسکو حج و عمرہ
 کہیں ہیں حکم ہے بلکہ جس عبادت میں سفر کی احتیاج ہے اسکو حج و عمرہ کے ساتھ ملائی کرنا

راۃ ساری
 جانور کو تہیہ

بعید نہیں واللہ اعلم روایت کئی ہے امام احمد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود اور رکن یانی کا مسح کرنا یعنی اس پر ہاتھ پہرانا اتار دیتے ہیں گناہوں کو بندہ عاصی کھتا ہے رکن یانی کعبہ کے ایک رکن یعنی کونے کا نام ہے جو حجر اسود کے دیکھتے ہو تو حاکم رکن ہے اسکو رکن نبی حج بھی کہتے ہیں واللہ اعلم روایت کئی ہیں ابو داؤد اور حاکم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا اور حجر مذکور می کرنا اللہ تعالیٰ کا ذکر قائم کرنے کی واسطے ہے بندہ عاصی کھتا ہے اس حدیث میں حث و ترغیب ہے کہ امور مذکورہ کی وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کرنا روایت کے میں ترمذی اور حاکم اور بیہقی نے ابن الزبیر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ کا نام عتیق کر کے اسے رکھا گیا کہ اللہ عز و جل اسکو آزاد کیا جابرہ سے پس کوئی ظالم اس پر کبھی غالب نہیں ہوا بندہ عاصی کھتا ہے عتیق کا معنی آزاد ہے کعبہ کو آزاد کرنے سے مراد اسکی حمایت کرنا ہے پھر کوئی ظالم پادشاہ اسکی خرابی کا ارادہ کیا تو اسکو جلد ہلاک کر ڈالا جیسا کہ ابرہہ کو کیا روایت کئی ہے بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول جگہ جو دہرے گیا زمین سے موضع بیت اللہ کا ہے پھر دراز کے گئی اس سے زمین اور پھیلا پہاڑ جسکو اللہ تعالیٰ روی زمین پر رکھا سو ابوقیس ہے بندہ عاصی کھتا ہے ابوقیس نام ہے ایک پہاڑ کا مکہ میں مشہور ہے کہ جو دو پہاڑ کے بیچ میں ہے اور ان دونوں پہاڑوں کو خشبین کہتے ہیں سو ابوقیس زمین کا ایک خشب ہے وہب بن منبہ سے منقول ہے کہ وہ ان آدم علیہ السلام مدفون ہیں بعضہ کہتے ہیں حوا اور

شیش کی قبر ہی اس پر ہے کہتے ہیں کہ اس پہاڑ پر سر پہونا ہوا جس نے کھادے تو اسکو
 در و سر نہین ہوتا واللہ اعلم روایت کو ہے طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درمیان رکن اور مقام کے مٹنم ہے ومان کو لی بیمار
 و عانیہن کرے گا مگر چنگا ہو جائیگا بندہ عاصی کہتا ہے جملہ سود اور کعبہ کے دروازہ کے
 درمیان جو دیوار ہے اسکو مٹنم کہتے ہیں مٹنم کی اصل معنی چپاتی سے لگایا ہوا چونکہ دعا کے
 وقت لوگ اس سے پٹ جاتے ہیں اپنی چپاتی ومان لگا کے دعا کرتے ہیں اسلئے اسکو
 مٹنم کہے روایت کئے ہیں امام احمد اور ترمذی اور نسائی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کے اور عمرہ کے درمیان متابعت کرو
 کیا واسطے وے دونوں فقر اور گناہوں کو نفی کرتے ہیں جیسا کہ بعض مفسرین بتا رہے ہیں
 اور سونے کے اور روپے کی میل کو دور کرتا ہے اور حج مبرور کو ثواب نہیں مگر حجت
 بندہ عاصی کہتا ہے متابعت کی معنی کام پیانے کرنا اس سے مراد یہاں ایک کو دوسرے
 کے پیچھے اوکرنا ایسا کہ دونوں کے درمیان زمانہ کہ جسمیں دوسرے کو اوکرے متخلل نہ ہونا
 اور احتمال ہے کہ اس سے عرف میں جسکو متابعت کہتے ہیں ویسی متابعت مراد ہے حج مبرور
 اصح پر وہ جو اسمین گناہ غلو ط نہ ہونا اور بعضوں نے کہا مبرور کی معنی مقبول ہے اور حج کے
 قبول ہونیکے نشانیوں سے ہے کہ اول سے بہتر ہو کے پہنزا اور گناہوں کے طرف عود
 نہ کرنا واللہ اعلم روایت کئے ہیں دارقطنی افرادین اور طبرانی کہہ ہیں ابن عمر رضی اللہ
 عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کے اور عمرہ کے درمیان متابعت کرو

کیا واسطے اونکے درمیان متابعت کرنا اور زرق کو زیادہ کرتے ہیں اور گناہوں کو
 بنی آدم سے دور کرتے ہیں جیسا کہ لوہے کے زنگ کو دور کرتا ہے روایت کئی ہے عبد الرزاق
 جامع میں عامر بن عبد اللہ بن الزبیر سے مرسل اور دیلمی سند الفردوس میں غایثہ رضی اللہ
 عنہا سے کہ حج کے بعد حج کرنا اور عمرہ پی در پی کرنا بری بیخ کی موت کو اور فقر کے فاقہ کو دور
 کرتا ہے روایت کئی ہیں حاکم اور بیہقی نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا حج کرو پیشانہ اس سے منع کئے جانیکے پس گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں چہوٹے
 کان والے پہنگڑے پاؤں کے حبشی طرنا سکے ماتین سبتی ہے کعبے کو توڑتا ہے پتھر پتھر
 بندہ عاصی کہتا ہے وہ حبشی قرب قیامت کی وقت کعبہ کو توڑیگا واللہ اعلم روایت
 کئی ہے طبرانی و سہیل بن عبد اللہ بن جریر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج
 کرو کیا واسطے حج گناہوں کو دھو تا ہے جیسا میل کو پانی دھو تا ہے روایت کئی ہے دیلمی نے
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرنے والے سوار کو
 ہر ایک قدم میں جو اسکا اونٹ رکھتا ہے ایک نیکی ہے روایت کئی ہے دیلمی نے ابی امامہ
 رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرنے والا ضمان میں اللہ تعالیٰ کے
 ہر جس حالین کہ آئینا لا ہے اور پتے والا ہے یعنی حج کو آتے وقت اور اپنے وطن کو جاتے
 وقت اللہ تعالیٰ کے حفظ میں رہتا ہے روایت کئی ہے ابن ماجہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ
 عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرنے والا اور جہاد کرنے والا اللہ عز و جل
 کے دو درجہ میں اگر اسکو دعا کریں تو قبول کریگا اور مغفرت چاہیں تو انکو مغفرت کریگا بندہ عاصی

کہتا ہے وفد چند لوگ کو کہتے ہیں چنانچہ ایک قسم یا ایک شہر والے حاکم کے پاس اپنا حال احوال
 بولنے اور اپنے امور کا بندوبست کرنے کو روانہ کرتے ہیں اور یہاں اللہ کی جماعت
 مراد ہے روایت کی ہے یہی سقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے وفد میں اللہ عزوجل کے عطا کرتا ہے اسکو جو سوال کئے
 اور قبول کرتا ہے انکیلے جو دعا کئے اور جو خرچ کئے اسکا بدل دیتا ہے ایک ہم کو ہزار
 ہزار یعنی دس لاکھ دہم روایت کی ہے یہی سقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے وفد میں اللہ تعالیٰ کے اگر
 اسکو سوال کئے تو عطا کئے جاتے ہیں اور اگر دعا کرین تو قبول کرتا ہے اور اگر خرچ کرین
 تو انکو بدل دیتا ہے قسم ہی اسکی جنکے دست قدرت میں اپنی لقاسم جان ہے نہیں
 تکبیر کہا کوئی تکبیر کہنے والا بلند جگہ پر اور نہ تلبیس کہا کوئی تلبیس کہنے والا بلندی پر گروہ چڑھ
 جو اسکے روبرو ہے تلبیس کہتا ہے اور تکبیر کہتا ہے جہاں تک کہ نگاہ دوڑتی ہے روایت
 کی ہے سمویہ نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ
 میں حج کرنا مضاعف کئے جاتا ہے اس میں نفقہ سات سو ضعف روایت کی ہے طبرانی
 نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور امام احمد نے جابر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج بیرون کی جزائیں مگر بہشت روایت کی ہے امام احمد نے
 انس رضی اللہ عنہ سے اور نسائی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا حج اسود حنت سے ہے روایت کی ہے سمویہ نے انس رضی اللہ عنہ سے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود جنت کے پتھروں سے ہے روایت
کئے ہیں امام احمد اور ابن عدی اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا حجر یعنی حجر اسود جنت سے ہی اور برف سے زیادہ سفید تھا یہاں تک
کہ اہل شرک کے گناہ ان اسکو سیاہ کئے روایت کی ہے طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود جنت کے پتھروں سے ہی اسکے
سوا جنت سے زمین پر کوئی پتھر نہیں اور پانی کے مانند سفید تھا اگر جاہلیت کی نجاست
اسکو نہیں جیتی تو اسکو کوئی آفت والا نہیں جیتا مگر چپکا ہوتا روایت کی ہے ابن جریر
نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود ایک سفید
یا قوت ہے جنت کے یا قوتوں سے اسکو مشیر کن کے گناہ ان سیاہ کئے قیامت کے روز
احد کے مثل اٹھائے جائیگا جو شخص کہ اسکو استلام کیا اور بوسہ دیا اہل دنیا سے اسکے لئے
گو اہی دیگر روایت کئے ہیں خطیب اور ابن عساکر نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود زمین ہے اللہ تعالیٰ کا زمین میں مہمان ہے اس
اپنے بند گون کو بندہ عاصی کہتا ہے اس حدیث میں حجر اسود کو اللہ تعالیٰ کا مین کر کے
فرمائے وہ تشریف و اکرام کے لئے ہی اور یہ ان احادیث صفات سے ہی جن پر ایمان لانا
واجب ہے اور اس سے عضو جابر یعنی سیدنا تھمہ مراد نہیں واللہ اعلم روایت کی
ہے دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے اور ازرقی نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے موقوف کہ
حجر اسود زمین ہے اللہ تعالیٰ پر جو شخص کہ مس کیا اسکو مقرر بیت کیا اللہ عز وجل کو بیعت

کی ہے ازرقی نے ابی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود
 کے ساتھ آسمان سے قرشتہ اتراروایت کی ہے واروقنی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیز عبادت سے ہیں صحیف کو دیکھنا اور کعبہ کو
 دیکھنا اور ان ہاپ کو دیکھنا اور زمزم کو دیکھنا اور وہ گناہان کو اتار دیتا ہے اور عالم کشہ
 دیکھنا روایت کئے ہیں ابو یعلیٰ اور ابن جہان نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا بھر چیر جو رطلے اسکے طرف سواری کے میری یہ مسجد اور بیت عتیق ہے
 روایت کی ہے زبیر بن بکار نے نسب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا بیت اللہ کی جگہ بنا بود ہو گئی تھی سو ہو واور صالح علیہما السلام حج نہیں کئے یہاں
 تک کہ اللہ عزوجل اسکو ابراہیم علیہ السلام کے لئے ٹھکان کیا بندہ عاصی کہتا ہے اس حدیث سے
 معلوم ہوتا ہے کہ ہو واور صالح علیہما السلام حج نہیں کئے لیکن دوسرے حدیثوں سے ثابت ہوا
 ہے کہ وہ بھی حج کئے ہیں سہیلی روضہ میں اور محب الطبری اور انکا غیر کہے ہیں شبہ بوجاب
 وہ دونوں بھی حج کئے ہیں علما کی ایک جماعت کہی ہے کہ سارے انبیا اور رسول حج کئے
 ہیں اور عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ جبے فان کا زمانہ آیا تو کعبہ ٹھاکے گیا اور نبیا
 علیہم السلام اسکو حج کرتے تھے اور اسکی جگہ نہیں جانتے تھے پھر ابراہیم علیہ السلام نہا کئے
 واللہ اعلم روایت کی ہے حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا رکن اور مقام دو یا قوت ہیں جنت کے یا قوتوں سے روایت کی ہے عقیلی نے
 ضعفائین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکن یا نانی ہے

یعنی رکون میں عمدہ اور منظم رکن یانی ہے روایت کے ہیں دیلمی و دبیر نے ابی ہریرہ
 رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منزم کا پانی کہا نیولہ کو کہانا ہے
 اور بیمار کو شفا ہے روایت کے ہیں امام احمد اور ترمذی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بیت اللہ میں داخل ہونا چاہتی ہو تو حجرین مار پڑھ کیونکہ وہ
 بیت اللہ سے ایک قطعہ ہے لیکن تیری قوم جب کعبہ بنائے تو اسکو کم کر دے پھر نکال دے
 بیت اللہ سے بندہ عاصی کہتا ہے جو حواء پہلہ کے کسر سے اس کے بعد جیم اور رائی پہلہ ہے
 بیت اللہ کے دیوار کے باہر شام کی جہت آدھے دائرہ کی صورت پر ایک مدور احاطہ ہے
 اس احاطہ کو حجر کہتے ہیں حجر کا پورا قطعہ اس میں کی جگہ بیت اللہ میں داخل ہے قریش نے
 کہے کہ بناتے وقت ابراہیم علی نبیا وعلیہ السلام کی بنائے اسکو خارج کر دے اور اسکے گرد
 ایک چھوٹی سی دیوار کا احاطہ ہے واللہ اعلم روایت کی ہے ابن ماجہ نے انس رضی اللہ
 عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرو کی نماز اپنے گھر میں ایک نازکے برابر ہے اور اسکی
 نماز قبیلہ میں پچیس نازکے برابر ہے اور اسکی نماز جامع مسجد میں پانسو نازکے برابر ہے اور اسکی
 نماز مسجد الاقصیٰ میں پانچ ہزار نازکے برابر ہے اور نماز میری مسجد میں پچاس نازکے برابر ہے
 اور نماز مسجد الحرام میں لاکھ نازکے برابر ہے بندہ عاصی کہتا ہے مسجد الحرام سے کہی فقط کعبہ کا
 ارادہ کرتے ہیں کہی کعبہ اور اسکے گرد جو مسجد ہی دونوں کا ارادہ کرتے ہیں اور کہی ساری
 شہر مکہ کا ارادہ کرتے ہیں اور کہی کہ اور تمام حرم کا ارادہ کرتے ہیں اس حدیث میں مسجد الحرام سے
 کیا ارادہ ہی سوا میں اختلاف ہے امام نووی مجموعہ میں اور تہذیب الاسماء واللغات

میں کہا اس کے کعبہ اور اسکے گرد کی مسجد مراد ہے اسنوی کہا کہ وہی ظاہر ہے بعض کہتے ہیں
 کعبہ مراد ہے بعض کہتے ہیں مسجد الحرام سے تمام حرم مراد ہے اور وی اسکو حرم کیا ہے اور امام
 نووی نے اسکو اور وی سے نقل کر کے اسکو مسلم رکھا ہے اور ربی شرح الايضاح میں اسکو
 اختیار کئی ہے اور ابن حجر کی بیان بھی اس کے طرف ہے واللہ اعلم روایت کے میں امام
 احمد اور بخاری اور مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
 اور امام احمد اور مسلم اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور مسلم نے ابی ہریرہ
 رضی اللہ عنہ سے اور امام احمد نے جبیر بن مطعم اور سعد اور ارقم رضی اللہ عنہم سے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نمازی میری اس مسجد میں افضل ہے ہزار نمازون
 سے دوسرے مسجد وین مگر مسجد حرام روایت کے میں امام احمد اور ابن ماجہ نے
 جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نمازی میری مسجد میں افضل
 ہے ہزار نماز سے اسکے ماسوی میں مگر مسجد الحرام اور ایک نماز مسجد الحرام میں افضل ہے
 لاکھ نماز سے اسکے ماسوی میں یعنی مسجد مدینہ کے سوائے بناء عاصی کہتا ہے امام نووی
 نے شرح مسلم میں کہا مسجد الحرام اور مسجد المدینہ میں ثواب کس قدر مضاعف ہو نماز
 نماز کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ فرض اور نفل دونوں کو شامل ہے واللہ اعلم روایت کے میں
 امام احمد اور ابن جان نے ابن الزبیر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ایک نمازی میری اس مسجد میں افضل ہے ہزار نماز سے دوسرے مسجد وین
 مگر مسجد الحرام اور ایک نماز مسجد الحرام میں افضل ہے سو نماز سے میری اس مسجد میں

روایت کی ہے بیہقی نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک نماز مسجد الحرام میں لاکھ نماز ہیں اور ایک نماز میری مسجد میں ہزار نماز ہیں اور بیت
المقدس میں پانسون نماز ہیں روایت کی ہے طبرانی نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مسجد الحرام میں نماز لاکھ نماز کے برابر ہے اور میری
مسجد میں ایک نماز ہزار نماز کے برابر ہے اور بیت المقدس میں ایک نماز پانسون نماز کے
برابر ہے روایت کی ہے ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ایک نماز مسجد الحرام میں لاکھ نماز ہیں اور ایک نماز میری مسجد میں دس
ہزار نماز ہیں اور ایک نماز مسجد باطالت میں ہزار نماز ہیں روایت کی ہے بیہقی نے جابر
رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز میری مسجد میں دوسرے
مسجدوں کے ہزار نماز سے افضل ہے مگر مسجد الحرام اور جمعہ کی نماز میری مسجد میں دوسرے
مسجدوں کے ہزار جمعہ سے افضل ہے مگر مسجد الحرام اور ماہ رمضان میری مسجد میں
دوسرے مسجدوں کے ہزار ماہ رمضان سے افضل ہے مگر مسجد الحرام روایت کی ہے
عبدالرزاق جامع میں عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
طواف کے سات چکر کہ جس میں بیہودہ کلام نہ ہو ایک گروں یعنی باندی غلام آزاد
کرنیکے برابر ہے روایت کئے ہیں ترمذی اور حاکم اور بیہقی نے ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اطراف بیت اللہ کے
طواف کرنا نماز کے مثل ہے آگاہ رہو مقرر تم بات نہ کریں اس میں پہر کوئی شخص

اسمیں بات کیا تو نیک بات کے سوائے کچھ بات نہ کرے روایت کے ہیں طبرانی اور
ابونعیم اور حاکم اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بیت اللہ کا طواف نماز ہے لیکن اللہ تعالیٰ اسمیں بات کر نیکی و حلال ہے پھر کوئی بات
کیا تو نیک بات کے سوائے نہ کرے روایت کی ہے طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طواف نماز ہے کم کر وہ اسمیں کلام روایت
کئے ہیں خطیب ابی بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کو وسیع
کیا تب کے رکن مانی پر ایک فشتہ مکرل ہے چرب تم سپر گندین تو کہو ربنا انشانی الدنیا حسنة و فی
الآخرة حسنة و قناعا لالبکار کیونکہ وہ فشتہ آئین آئین کتابہ روایت کی ہیں امام احمد اور بخاری اور
ابن ماجہ نے جابر رضی اللہ عنہما سے اور امام احمد اور بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور
ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ام محفل رضی اللہ عنہا سے اور ابن ماجہ نے وہب بن خشب
رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی نے ابن الزبیر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا رمضان میں ایک عمرہ کرنا ایک حج کے برابر ہوتا ہے روایت کی سمویہ نے انس
رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں ایک عمرہ کرنا پیر
ساتھ ایک حج کر نیکی مانند ہے بندہ عاصی کہتا ہے عمرہ کو حج کا معادل جو خوراک سو
ثواب میں معادل ہے اس سے یہ غرض نہیں فرض حج اسکے کرنے سے راقط
ہوتا ہے کیا واسطے سب کا اجماع ہے کہ عمرہ کرنا فرض حج کا بدلہ نہیں ہوتا معلوم ہو کہ اس
سے مقصود ثواب ہے ابن العربی مالکی کہا یہ اللہ تعالیٰ کے طرف سے فضل و نعمت

پر عمرہ کے ساتھ رمضان منقسم ہو نیسے حج کا مرتبہ حاصل کیا واللہ اعلم روایت کے ہیں امام
 احمد اور امام مالک اور بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے
 ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرہ سے دوسرے
 عمرہ تک کفارہ ہے ان گناہوں کا جو ان کے درمیان کرتا ہے اور حج بہرہ کی جزائیں
 مگر بہشت بندہ ماضی کہتا ہے اس حدیث کا لفظ اگرچہ علی العموم گناہان عفو ہونے پر دلالت
 کرتا ہے لیکن اکثر محققین اسکو گناہان صغائر سے خاص کئے ہیں اور بعض اسکو عموم پر حمل
 کرتے ہیں واللہ اعلم روایت کی ہے امام احمد نے عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرہ سے عمرہ تک کفارہ ہے انکا جو ان کے درمیان
 ہو گناہان اور خطایوں سے اور حج بہرہ کی جزائیں مگر بہشت روایت کی ہے طبرانی
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود برف سے
 زیادہ سفید تھا گناہان نبی آدم کے اسکو سیاہ کئے روایت کی ہے بیہقی نے ابن عباس
 رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکن کو استلام کرتے تو اسکو بوسہ
 دیتے اور اپنے سیدھے رخسارہ مبارک کو اسپر رکھتے روایت کی ہے حاکم نے
 ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا طواف کرتے تو
 حجر اسود اور رکن کو ہر طواف میں استلام کرتے تھے روایت کی ہے طبرانی حذیفہ بن
 اسید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ کو دیکھتے تو فرماتے
 اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هَذَا تَشْرِيفًا وَتَكْرِيْمًا وَتَعْظِيْمًا وَمَهَابَةً روایت کی ہے

نسائی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 استلام نہیں کرتے تھے مگر حجر اسود اور رکن یانی کو روایت کی ہے یہی ہقی نے
 ابن عمر رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر حجر اسود کو جاہلیت کے
 نجاستان نہیں چہتے تو اسکو کوئی بیمار نہیں چھیتا مگر شفا پاتا اور زمین پر اس کے
 سوائے کوئی چیز حنت سے نہیں ہے روایت کئے ہیں ابن ماجہ اور بیہقی نے
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آنیہ آورے گا
 یہہ حجر یعنی حجر اسود قیامت کے روز اسکو دو انگہہ رہینگے اس سے دیکھیں گے اور زبان
 رہیگی جس سے بات کریگا گو اہی دیکھا اس شخص پر جو اسکو استلام کیا حق کے ساتھ
 روایت کئے ہیں امام احمد اور مسلم اور نسائی اور ابن ماجہ نے بی بی حفصہ
 رضی اللہ عنہا سے کہ اس بیت اللہ کو لڑائی کرنے ایک لشکر تصدکے گا جو جب
 بیدار تک پہونچے تو بچپن کے لوگ زمین میں خسف ہو جائینگے پہر اون میں کے
 اول پکارینگے آخر کو اسکے بعد وہ سب خسف ہو جائینگے کوئی باقی نہ رہے گا مگر شریہ
 جو ان سے غریبوں کے گاروایت کئے ہیں امام احمد اور بخاری نے ابی سعید
 رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آنیہ حج کیا جاوے گا
 یہہ بیت اللہ اور عمرہ لایا جاوے گا یا حج اور ماجع نکلے بعد روایت کئے ہیں ابن
 ابی شیبہ اور احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے جابر رضی اللہ عنہ سے اور بیہقی نے ابن
 عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمزم کا پانی جس چیز

کے لئے پئے اسکے لئے ہے یعنی جو مقصد برائے واسطے پئے تو وہ مقصد
 برائے روایت کے ہیں واقطنی اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آب زمزم جس چیز کی واسطے پئے تو اسکے
 واسطے ہے تو اگر شفا ہوئے واسطے پیگا تو اللہ تعالیٰ تجکو شفا دے گا اگر تو پناہ
 کے واسطے پیگا تو اللہ تعالیٰ تجکو پناہ دے گا اگر تیری تشنگی دفع ہوئے واسطے پیگا تو
 اللہ تعالیٰ تشنگی کو دفع کرے گا اگر سیر ہونے پیگا تو اللہ تعالیٰ تجکو گھانا کرے گا اور وہ
 یعنی زمزم جبریل کا ہنرمہ ہے یعنی ایڑی کا مار ہے اور اسمعیل کا سقیایے پانی کا حصہ ہے
 بندہ عاصی کہتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اپنی بی بی ہاجرہ اور فرزند اسمعیل علیہ السلام
 کو مکہ میں چھوڑ کے چلا گئے تو وہاں پانی نہ تھا ہاجرہ مشک میں پانی جو تھا وہ سر گیا بعد
 پانی کی واسطے صفامروہ کے درمیان دوڑنے لگے آخر جبریل علیہ السلام نمود ہو کے
 اپنی ایڑی زمین پر مارے سو پانی نمود ہو ابی بنی ہاجرہ نے اندیشہ سے اسکے گرومینڈ
 باندھے بعد ایک مدت کے جبرہم اس کنوین کو مونچہ دئے اسکا نام و نشان
 باقی رہا اسکے بعد عبد المطلب کو کہو دئے آج تک موجود ہے واللہ اعلم
 روایت کی ہے حافظ المستغفری نے کتاب طب البی من جابر رضی اللہ
 عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمزم کا پانی جس چیز کے لئے
 پئے اسکے لئے ہے جو شخص مرض کے لئے پیگا تو اللہ تعالیٰ اسکو شفا دے گا یا
 بہو کہ کیواسطے پیگا تو اللہ تعالیٰ اسکو سیر کر نیگا یا حاجت کیواسطے پیگا تو اللہ

تعالیٰ اس حاجت کو روا کرے گا روایت کی ہے دیلمی نے بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا
 سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمزم کا پانی شفا ہے ہر بیماری سے بندہ
 عاصی کہتا ہے زمزم کے پانی پینے میں اکثر کراستجب ہے امام نووی نے مناسک
 الایضاح میں لکھا ہے علما کی ایک جماعت اپنے مطالب جلیلہ کیواسطے زمزم کا پانی پنے
 میں سوانکے مطالب برائے پہر کسوں نے مغفرت کیواسطے یا بیماری سے شفا حاصل
 ہوئی ہے یا اور کسی حاجت کیواسطے زمزم کا پانی پینا چاہتا تو اسکو مستحب ہے تلبہ کے
 مستقبل ہووے اسکے بعد اللہ تعالیٰ کا نام لیوے یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم
 بولے اسکے بعد کہے یا اللہ مجھکو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 زمزم کا پانی حسن خیر کے لئے پئے اسکے لئے ہے یا اللہ تو مجھکو مغفرت کرنے کیواسطے
 میں اسکو پتیا ہوں سو مجھکو بخش یا کہے یا اللہ میری بیماری سے مجھو شفا ہوئی کے
 واسطے میں اسکو پتیا ہوں یا اللہ تعالیٰ تو مجھکو شفا دے اور اسکے اندر جس مقصد
 کیواسطے پتیا ہے اسکا ذکر کرے فاکہی کہا جو شخص اسکا پانی اپنے سر پر تین چلو ڈالا
 تو اسکو دولت نہیں پہونچتی ضحاک بن مزاحم کہا اسکو سر پر ڈالنے سے دوسرے
 دفع ہو جاتا ہے اور زمزم کے کنوین میں جہا کنا انگنہ کو روشنی دیتا ہے المقرئ الرلین
 بن الصبا لکھا ہے زمین پر جتنے پانی ہیں ان سبہوں سے زمزم کا پانی طباً اور
 شرعاً افضل ہے اور بولاطب کے قانون سے میں امتحان کیا سو اسکو ایسا ہی
 پایا الغرض آجنگ اہل اسلام اسکو پیتے آئے کوئی شخص کو اس سے ضرر نہیں ہوا

اندون کسی ڈاکٹر نے اس سے وبا پہلتی ہے کہ مجھ کو ریابین پیکیڈ یا سو وہ فقط جانت
 کفر کے سبب سے ہے نعوذ باللہ من ذلک واللہ اعلم روایت کی ہے
 بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرنے
 والے کا اونٹ پاؤں نہیں اٹھاتا ہے اور اتھ نہیں رکھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس
 شخص کے لئے اس سے ایک نیکی لکھتا ہے یا اس سے ایک گناہ محو کرتا ہے یا اسکو
 ایک درجہ بلند کرتا ہے روایت کئے بن طرانی اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیت اللہ کے اندر گیا تو نیکیوں میں داخل
 ہوا اور گناہ بخشے جا کے نکلا روایت کی ہے ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیت اللہ کا طواف سات چکر کیا اور دعوت
 نماز پڑھا تو ایک گردن یعنی باندی غلام آزاد کئے مانند ہے روایت کی ہے ترمذی
 نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
 بیت اللہ کا طواف پچاس دفعہ کرے گا تو اپنے گناہوں سے نکلیں گے جیسا مان کے
 پیٹ سے پیدا ہوا ہے بندہ عاصی کہتا ہے اس حدیث میں پچاس دفعہ جو آیا سو
 اس سے پچاس شوط یعنی پچاس چکر مراد نہیں بلکہ اس سے پچاس اسبوع یعنی پچاس
 کامل طواف مراد ہیں محب الطبری نے اہل علم سے نقل کی ہے کہ ان پچاس طواف کو ایک
 ہی وقت پر درپے درپے کرنا مراد نہیں بلکہ اس کے صحیفہ حسنات میں پچاس طواف ہونا کافی
 ہے اگرچہ اسکی تمام عمر میں ہو واللہ اعلم روایت کی ہے ترمذی نے ابن عباس

رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود بہشت سے اتر اسو
 دو وہ سے زیادہ سفید تہا نبی آدم کے گناہان اسکو سیاہ کر دے روایت
 کی ہے ابوالشیخ نے نایثہ رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کعبہ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے روایت کئے ہیں امام احمد اور ضیاء نے
 بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج میں ہر
 خرچ کرنا فی سبیل اللہ یعنی جہاد میں پیسا خرچ کرنے کے مانند ہے سات ضعیف
 یعنی ایک درہم خرچ کئے تو سات سو درہم کا ثواب ہوتا ہے روایت
 کئے ہیں ابن ماجہ اور حاکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا اس جگہ پر تیا جاؤں اشک یعنی حجر کے نزدیک روایت
 کئے ہیں امام احمد اور بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور امام احمد اور بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
 ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اور ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ پر کجاوہ نہ باندھا جاوے یعنی مسافرت نہ کرے
 مگر تین مسجد کے واسطے مسجد الحرام اور میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ نبی عاصی
 کہتا ہے کہ وہابیہ اس حدیث سے عوام کو دھوکا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ
 قبور انبیاء اور اولیاء کی زیارت کے لئے بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ شریف
 کی زیارت کے لئے سفر حرام ہے سو یہ انکی ضلالت اور گمراہی ہے کیونکہ اس

حدیث سے مراد یہ ہے کہ نماز کے لئے ان تین مساجد کے سوا دوسری کسی مسجد پر سفر کرنا موجب فضیلت نہیں کیونکہ تمام روئے زمین کی مساجد فضیلت و ثواب میں مساوی اترتے ہیں بخلاف ان تینوں مسجدوں کے کہ ان میں نماز پڑھنا ثواب عظیم ہے کہ یہ انبیاء کے بنائے ہوئے ہیں اس سبب سے ان مساجد کا سفر افضل ہے اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر شریف کی زیارت کے لئے سفر کرنے کی مانعت نہیں نکلتی بلکہ وہ اعظم قربات سے ہی کر کے سب علما کا اجماع ہے واللہ اعلم روایت کی ہے طرانی نے اوسطین بسند ضعیف ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ کا کجاوہ نہ باندھا جاوے یعنی مسافرت نہ کرے مگر تین مسجد کے واسطے مسجد الحنفیہ اور مسجد الحرام اور میری مسجد یعنی مسجد المدینہ بندہ عاصی کہتا ہے مسجد الحنفیہ نام ہے ایک مسجد کا منیٰ میں اسکی اور اس میں نماز پڑھنے کی فضیلت میں بہت سے آثار و روایات ہیں واللہ اعلم روایت کے ہیں ابو یعلیٰ اور حاکم نے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہوگی یہاں تک کہ بیت اللہ حج نہ کیا جاوے گاروایت کی ہے سجزی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہوگی یہاں تک کہ رکن اور قرآن اٹھایا جائیگا روایت کے ہیں بخاری اور مسلم اور نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ کو ذوالسوقین یعنی چھوٹے ہتھیلیاں کا یعنی ہنگام پاؤں کا

حبشی خراب کرے گا روایت کی ہے اصبہانی نے کتابا ترغیب میں جابر رضی اللہ
 عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا روز ہوگا تو کعبہ میری
 قبر کے پاس کے کیگا السلام علیک میں کہو نگا وعلیک السلام اے بیت اللہ
 میرے بعد میری امت تیرے ساتھ کیا گئے تو کیگا میرے پاس جو آیا سو میں اسکو کافی
 ہوں اور اسکے لئے شفاعت کروں گا اور جو کوئی میرے نزدیک نہیں آیا آپ اسکے
 لئے کافی ہیں اور اسکے شفیع ہو روایت کی ہے حاکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکن یعنی حجر اسود قیامت کے روز باقی نہیں
 پہاڑ سے بڑا ہو کے اڑیگا اور سکوربان اور دو ہونٹ رہینگے منقول ہے وہی رضی اللہ
 عنہ کہ توریت میں لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کعبہ کے طرف ستر ہزار فرشتوں کو بھیجا اسکو
 کے زنجیروں کے ساتھ کہ کعبہ کو کینچے محشر میں لا دیں پہر ایک فرشتہ کعبہ کو ندا کرے گا کہ اے
 کعبہ اللہ چل تو کعبہ کیگا کہ میرا سوال عطا کئے گیا تو چلوں گا اسکو کہا جائیگا سوال کر تو کیگا
 اے رب میرے ہمسایہ میں میرے اطراف جو منان دفن ہوئے ہیں مجکو اٹھا
 شفیع کر تو کہا جاوے گا کہ تیرے سوال ان عطا کئے گئے پہر اسکو کہیگا اے کعبہ اللہ
 چل تو کیگا میرا سوال عطا کئے گیا تو چلوں گا اسکو کہا جائیگا سوال کر تب کہیگا اے رب
 تیرے گنہگار بندے جو درجے راستوں سے میرے پاس آئے ہیں انکو اس فرج
 اکبر سے امن دے پہر منادی ندا کریگا جو شخص کعبہ کو زیارت کیا ہے سو وہ علیحدہ ہو پہر
 انکو اللہ تعالیٰ کعبہ کے اطراف جمع کریگا انکے مونہ سفید رہیں گے پہر کہیگا اے کعبہ اللہ چل تو

کہیگا لبیک اللہم لبیک پہرا سکوز بخیر و ن سے کہنچکے محشر میں لاوینگے پہرا اول
 جو محشر ہوگا سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگے پہر کعبہ کہیگا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجکوز یارت
 نہیں کئے سو لوگ کی آپ شفاعت کرو اما مجکوز یارت کئے ہیں سو وہ میری شفاعت
 میں ہیں روایت کی ہے نسفی رحمہ اللہ نے کہ ابراہیم علیہ السلام کہے یا اللہ محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے جو بوڈہئے اس بیت اللہ کا حج کرینگے سو مجکوز انہیں شفیع
 کر اور اسمعیل علیہ السلام کہے یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے جو جو انان اس
 بیت اللہ کا حج کرینگے سو مجکوز انہیں شفیع کر اور اسحق علیہ السلام کہے یا اللہ محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کی امت سے جو کھول یعنی اوہر لوگ اس بیت اللہ کا حج کرینگے مجکوز انہیں
 شفیع کر اور بی بی سارہ کہے یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے جو عورتان
 اس بیت اللہ کا حج کرینگے مجکوز انہیں شفیع کر اور بی بی باجر کہے یا اللہ محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کی امت میں جو غلامان باندیان اس بیت اللہ کا حج کرینگے مجکوز انہیں شفیع
 کر اسلئے ہکوز ابراہیم علیہ السلام اور انکی آل پر شہدین درود پڑھنے کا حکم ہوا
 بندہ عاصی کہتا ہے ابراہیم علیہ السلام پر درود پڑھنے میں علما اور یہی وجہ ذکر کئے
 ہیں واللہ اعلم۔ روایت کی ہے بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن تر لوگون کا اللہ عزوجل کے پاس تین
 شخص بن حرم میں الحاکم کرنے والا اور اسلام میں جاہلیت کا طریقہ چاہنے والا اور
 طلب کرنے والا خون کو آدمی کے ناحق تاکہ بیٹے خون کو اسکے بندہ عاصی کہتا ہے

لوگوں سے مراد عصات مومنین ہیں اور الی دسے مراد تیسری راہ کرنا اور برے اور
منوع کا مان کرنا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کے قبل کے زمانہ کو جاہلیت کہتے ہیں اور
جاہلیت کا طریقہ چاہنے سے مراد کفار کے طریقہ کو رواج دینا اور ان کے رسوم کرنا ہے خواہ یہ ہوں
ہو یا نصاری یا مشرکین اللہ اعلم روایت کی ہے ابو داؤد نے یحییٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرمین اناج کی احتکار کرنا الحاد ہے روایت
کی ہے طبرانی و سطین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
مین اناج کو احتکار کرنا الحاد ہے بندہ عاصی کہتا ہے گرانی کے وقت بیچنے کے ارادہ سے
غلہ کو جمع کر کے رکھنے کو احتکار کہتے ہیں پھر اناج کو احتکار کرنا کسی جگہ ہو حرام ہے کہ مین احتکار
کرنا حرمیت کے ساتھ الحاد بظلم میں ہے جو جلد عقوبت ہو نیکیا سبب ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
ومن یؤد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم یعنی جو کوئی اس میں چاہے
تیسری راہ شرارت سے ہم اسے چکھا دین دیکھ کی بار واللہ اعلم روایت کے ہیں امام احمد
اور طبرانی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر اللہ تعالیٰ انحرزتا
ہے اپنے فرشتوں کو عرفہ کی صبح کو اہل عرفہ سے کہتا ہے دیکھو میرے بند گون کو آئے
جگو کہہ رہے پراکندہ بال گرد آلود روایت کی ہے مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر ابراہیم نے حرام کیا بیت اللہ اور امن بنایا اس کو اور
مین حرام کیا مدینہ کو درمیان دو نولابین اسکے نہ اٹھاڑا جاوے شاخان اسکے اور نہ
صید کیا جاوے شکار اس کا بندہ عاصی کہتا ہے لابین خرین کو کہتے ہیں حرہ کا ثنیہ ہے

حاکمے فتح سے اور راکہ فتح اور تشدید سے حرہ زمین کو کہتے ہیں کہ حبشین سیاہ پتھر ہو
 یعنی پتھر گویا جلے ہو۔ میں یہہ حرم مدینہ منورہ کی چوڑائی کا حد ہے واللہ اعلم روایت
 کے ہیں امام احمد اور مسلم اور ترمذی نے جابر بن سمور رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک پتھر تہا میں مبعوث ہوئے آگے پیچہ سلام کرتا تھا اب میں اس
 پتھر کو جانتا ہوں روایت کی ہے طرانی نے عبد الرحمن بن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت سے میں اول شفاعت کروں گا سوال مدینہ اور اہل مکہ
 اور اہل طائف میں روایت کی ہے ازرقی نے تابعی نے کعبہ بن عثمان بن ساج سے کہا جب کو
 پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کن اور قرآن اور نبی کو خواب میں دیکھنا
 اول اٹھایا جاوے گا بندہ عاصی کہتا ہے آخر زمانہ میں یہ چیز ان دنیا سے اٹھایا جاوے گی
 سو رکن سے مراد رکن یانی ہے یا حجر سومری سوا سیمین علما کا اختلاف ہے منادی کہا
 بنی سے مراد ہمارے بنی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یا حبش بنی ہے دونوں احتمال ہیں
 واللہ اعلم روایت کی ہے بزار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا ایک رمضان کہ میں افضل سے ہزار رمضان سے غیر کہ میں روایت
 کے ہیں ابو نعیم اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ طرف نکلنے میں جلدی کرو کیونکہ تم سے کسی کو صلہ نہیں کہ بیواری حاجت سے
 اپنے کو کیا عارض ہوتا ہے روایت کی ہے طرانی نے یحییٰ بن کثیر میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبح النیفین ستر بنی کے قبر میں روایت

کی ہے ابن عدی نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 مکہ ام القری ہے اور مروام خراسان ہے بندہ عاصی کہتا ہے ام القری کا معنی گائون
 کی ماں کہ کاہنہ نام ہوا کیا واسطے زمین کو بہن کے سو مکہ کے نیچے سے کئے بعضے کہتے
 بہن بگائون سے اسکی شان بڑی ہے سے وہ نام ہوا بعضے کہتے بہن پادشاہ ہے
 کاشہرب گائون پر مقدم رہتا ہے اس گائون میں اللہ تعالیٰ کا گھر رہنے سے
 سب گائون پر مقدم ہوا جیسی ماں بچوں پر مقدم ہوتی ہے بعضے کہتے بہن قبلہ اس
 گائون میں رہنے سے سب لوگ اسی کی طرف متوجہ ہونیکا قصد کرتے ہیں اسلئے وہ نام
 ہوا واللہ اعلم روایت کے ہیں حاکم اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ اونٹان اتارنے کی جگہ ہے اسکے منازل بچا نجاوے
 اور اسکے گہران کرایہ کو نہ دیا جاوے یعنی کہ اوای مناسک کا موضع ہے کسی شخص سے
 خاص نہیں ہوتا بلکہ ہر شخص اس سے نفس لے سکتا ہے بندہ عاصی کہتا ہے ابن عمر اور
 مجاہد اور عطاء کا قول ہی ہے کہ مکہ کے گہرون کو بچنا یا کرایہ کو دینا جائز نہیں جو جا کے اترا
 اسکے لئے وہ گہر سیاح ہے ثوری اور امام ابو حنیفہ کا بھی یہی مذہب ہے گل فقہا کہتے
 ہیں وہ گہر لوگوں کی ملک ہے بیع و شرا و غیر تصرفات اس میں جائز ہیں امام شافعی کا یہی
 مذہب ہے ابو یوسف بھی ایسے کہتے ہیں محمد بن الحسن سے مختلف روایت آئی ہے طرفین
 کے دلائل کتب خلاف میں مذکور ہیں واللہ اعلم روایت کے ہیں ابو داؤد اور نسائی نے
 ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وزن اہل مکہ کا وزن ہے

اور انپ اہل مدینہ کا انپ ہے، بندہ عاصی کہتا ہے چونکہ ہر یک شہرین وزن اور انپ مختلف ہے اسلئے حق شرعی جو زکوٰۃ وغیرہ ہے اس میں وزن کیلئے مکہ معظمہ کا وزن اور انپ کیلئے مدینہ منورہ کا انپ معتبر ہوا واللہ اعلم روایت کی ہے اصہبانی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو وزن حرم یعنی حرم مکہ و مدینہ کے درمیان مرگیا تو اللہ تعالیٰ اسکو قیامت میں آمین میں حشر کرے گا اور میں اسکو گواہ اور شفیع ہو گا روایت کی ہے بیہقی نے حاطب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو احد الحرمین میں یعنی حرم مکہ یا مدینہ میں مرگیا تو قیامت کے دن آمین میں اٹھیک روایت کی ہے اصہبانی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مکہ کی راہ میں مرگیا جاتا ہو یا پہرتا ہو تو عرض اور حساب نہیں کیا جاوے گا روایت کی ہے طرائی نے سلمان رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص احد الحرمین میں مرگیا تو میری شفاعت کا مستوجب ہو گا اور قیامت کے روز آمین سے ہو گا روایت کی ہے امام احمد نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب اہل مکہ اس سے نکلے دیں گے پہر آمین داخل نہو گے مگر تھوڑے اسکے بعد پہر لوگ سے بہر جاویگا اور اگر ان بنائے جاوینگے پہر لوگ اس سے نکل جائیں گے اور اسکے طرف کبھی رجوع نہ کریں گے روایت کی ہے بخاری نے ابی شریح العدوی رضی اللہ عنہ سے اسنے عمر بن سعید کو کہا جس حال میں کہ وہ لشکر کہ کی طرف سے جاتا تھا ایسا میرے حکم دو تو میں نے تجکو ایک ت کر دیا

جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے روز کھڑے ہو کر
 تقریر کی ہے میرے کانوں نے اسکو سنا ہے اور میرے دل نے اسکو یاد رکھا ہے اور
 جب حضرت نے یہ کلام کی میرے آنکھوں نے آپ کو دیکھا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا حمد کئے اور اسکی ثنا کئے پھر فرمایا بیشک مکہ کو اللہ تعالیٰ
 نے حرام کیا ہے اور لوگوں نے اسکو حرام نہیں کیا پس کسی مرد کو جو اللہ تعالیٰ پر اور
 پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو حلال نہیں کہ اس میں کسی کا خون کرے اور نہ اس میں
 جھاڑ کاٹے پس اگر کوئی رخصت مانگی سنے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں
 جنگ کیا ہے تو اسکو کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی واسطے حکم دیا ہے اور تمہارا
 لئے حکم نہیں دیا اور میرے لئے یہی دن کی ایک گھڑی کا حکم دیا ہے پھر اسکی حرمت آج کے
 روز گزشتہ دن کے حرمت کے مانند ہو گئی اور چاہئے کہ حاضر غائب کو پہنچائے پھر
 ابی شریح سے کہنے پوچھا کہ عمر نے اسکو جواب میں کیا کہا تو کہے مجھ کو کہا اے ابی شریح
 اسکو میں تجھ سے زیادہ جانتا ہوں کہ مکہ بے فرمان کو پناہ نہیں دیتا اور نہ خون گرنے
 بہا گئے والے کو اور نہ فساد کر کے بہا گئے والے کو بندہ عاصی کہتا ہے کہ عمر بن سعید زید
 کے طرف سے مدینہ منورہ کا حاکم تھا جب عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما زید کی بیعت نہیں
 کر کے مکہ کو آئے تو انکے جنگ کے واسطے مدینہ سے لشکر بھیجا تھا اسکو ابی شریح رضی اللہ
 عنہ پند و نصیحت کئے تاکہ لشکر روانہ کرنے سے باز آوے اور مکہ کی حرمت نہ توڑے
 سوائے انکی پند نہ مانی اور اپنے امر قبیح کو فعل سمجھا جبکہ عبداللہ بن الزبیر کو ظالم تصور

کیا اور کہا کہ گنہگار کو پناہ نہیں دیتا حالانکہ ابن الزبیر حق پرستے واللہ اعلم روایت
 کی ہے بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر
 اللہ تعالیٰ حرام کیا کہ کو پس حلال نہیں کیا میرے آگے سیکو اور نہ حلال کیا میرے بعد سیکو
 اور میرے تین ہی حلال نہوا مگر دن کی ایک ساعت اسکا کچا گھانس قطع نہ کرے اور اسکا جا
 نہ کاٹے اور نہ ہشکارے شکار اسکا اور نہ اٹھاوے کسی کی پڑ گئی سو چیز کو مگر تعریف
 کرنے والے کو یعنی اٹھائی ہوئی چیز کے مالک کو ہمیشہ دریافت کرتا ہے تب عباس کہے
 یا رسول اللہ مگر آخر ہمارے سناران اور قبور کے واسطے ہی فرماے مگر آخر کہ اسکا لینا ناجائز
 ہے بندہ عاصی کہتا ہے آخر ہمزہ کی کسر اور وال مجھ کی سکون اور غار مجھ کے کسر سے آخر
 میں راہ ہند ہے ایک قسم کا گھانس ہے فارسی میں اسکو گورگیاہ اور کاہ کہتے ہیں ہند میں
 گجنی کہتے ہیں واللہ اعلم روایت کی ہے بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا ہجرت نہیں ہے ولیکن جہاد
 اور نیت ہے اور جسوقت کہ بلائی جاوے جہاد کے لئے یعنی حکم کرے امام جہاد کے لئے
 نکلنے کا پس نکلو اس شہر کو اللہ تعالیٰ حرام کیا جسروز کہ پیدا کیا آسمان اور زمین کو
 اور وہ اللہ تعالیٰ کے حرمت سے حرام ہے قیامت تک اور وہاں جنگ کرنا سیکو میرے
 قبل حلال نہوا اور میرے تین ہی حلال نہوا مگر دن کی ایک ساعت سو وہ حرام ہے اللہ
 تعالیٰ کی حرمت سے قیامت تک نہ قطع کرے وہاں کے کانٹے اور نہ ہشکارے وہاں کے
 شکار کو اور نہ اٹھاوے وہاں سے پڑی چیز مگر جن نے اسکی تعریف کرتا ہے یعنی اٹھائی

ہو ہی چیز کے مالک کو ہمیشہ دریافت کرتا رہے اور اسکا کچا گہانس قطع نہ کرے تب عباس
 رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ مگر افخر کہ وہ انکے لواؤ اور گہروں کے واسطے ضرور ہے رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے ہتھیر ایک نکلنا مکہ میں حلال نہیں بندہ عاصی کہتا ہے امام نووی
 مناسک الايضاح میں لکھا ہے کہ تغیر حاجت کے ہتھیر ایک نکلنا مکہ وہ ہے شیخ ابن علان
 کہا یہہ کہ اسبت نیز ہی ہے واللہ اعلم روایت کی ہے امام احمد نے عبد اللہ بن عبد بن عمر
 الزہری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا سوق مکہ یعنی مکہ کے بازار
 میں خرورہ کے پاس کھڑے تھے سو مکہ کو فرماتے تھے واللہ تو مقرر اللہ کی بہترین ہے
 اور اللہ کے پاس اللہ کی دو ستر زمین ہے اگر تیرے سے مجھ کو نہ نکالتے تو نہ نکلنا بندہ
 عاصی کہتا ہے خرورہ حارہ ہل اور زابجہ سے واو کے بعد راہ ہل ہے شورہ کے وزن پر
 بعضے محدثین زامی مجھے کی فتح اور واو کی تشدید سے کہتے ہیں وار قطنی کہا کہ وہ خطا ہے
 لیکن ابن السراج دونوں وجہ سے روایت کی ہے خرورہ چھوٹے بٹہ کو کہتے ہیں یہ
 بٹہ افضل مکہ میں سوق الحناطین کے پاس تھا مسجد الحرام کے مینار کے نزدیک جو اجا کے
 پاس سے معلوم کیجئے اس حدیث سے دلیل لیکے اکثر علما کہتے ہیں کہ تمام زمینوں میں مکہ
 افضل ہے امام مالک اور ایک جماعت کہی ہے کہ مدینہ منورہ افضل ہے انکے دلائل دوسرے
 احادیث ہیں تیسرے والد امام العلماء قاضی الملک بدر الدولہ مرحوم نے قوت الارواح میں لکھا
 ہے مکہ اور مدینہ کی فضیلت میں اختلاف جو ہے کعبہ کے سوا باقی حرم میں ہے نفس
 کعبہ مدینہ سے بالاتفاق افضل ہے کعبہ جو افضل ہے سوق شریف کے جگہ کے سوا دوسرے

جگہوں سے ہی صحیحہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء شریف منقسم ہیں وہ کعبہ
 ہی افضل ہے ابن عساکر اور قاضی ابوالوید الباجی اور قاضی عیاض وغیرہ اس پر
 علما کا اجماع نقل کئے ہیں بلکہ ابوالدین سبکی نے ابن خلیل صلی سے نقل
 کیا ہے کہ اعضاء شریف کی جگہ عرش سے ہی افضل ہے واللہ اعلم
 وصلى الله على سيدنا و مولانا محمد وآله وصحبه وسلم
 الحمد لله على رساله الكماله من ۲ رمضان المبارك
 ۱۳۱۸ ھ ہجری میں فراغت ہوئی کتبہ عبید اللہ
 بن صبیغ اللہ کان اللہ اکملہ
 سنہ ۲۰۱۸ ھ



قطعہ تاریخ اختتام رسالہ لہذا از جناب محمد سعد الدین سعد مالک گلدستہ
 ابرار رحمت فرزند محمد صبیغ اللہ فرحوم و مغفور

شریف یاب ہوا یک نسخہ جو لکھا
 لکھتہ عمدہ حرم کے فضایل سن اسکا

عبید اللہ علامہ بے بدل نے
 کہا مات غیب یون سعد دین سے

کتبہ محمد عبد الرحیم غولادو سلم

آغا